ناشر
نظارت نشرو اشاعت قادیان

بچوں کو یاد کرانے کے لئے

چالیس آسان حدیثیں

یعنی

اربعین اطفال

انتخاب کردہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُصدِّقہ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شائع کردہ

نظارت نشر و اشاعت قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

دیباچہ

از حضرت میر محمدّ اسمٰعیل صاحبؓ

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جو شخص میری اُمّت کو دین سمجھانے کے لئے چالیس حدیثیں یاد کرلے اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دِن فقہاء میں اُٹھائے گا اور مَیں اس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے حق میں گواہی دُوں گا۔''

اس کلامِ مقدّس پر عمل کر کے مَیں نے بھی اب مجموعہ چالیس احادیث کا اِس طرح سے اِنتخاب کیا ہے کہ ان کا سمجھنا اور حفظ کرنا عوام الناس بلکہ عورتوں اور چھوٹے بچّوں کے لئے بھی آسان ہو۔ یعنی اکثر احادیث صرف دو لفظی ہیں۔ اور جو سہ لفظی بھی ہیں اُن میں ایک لفظ ایسا موجود ہے جِسے ہر اُردو خواں بآسانی سمجھ سکتا ہے۔

مندرجہ بالا ارشادِ نبوی کے علاوہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک بشارت اربعین جمع کرنے والے کے متعلق یہ ہے مَنۡ تَرَكَ اَرۡبَعِیۡنَ حَدِیۡثًا بَعۡدَ مَوۡتِهٖ فَهُوَ رَفِیۡقِیۡ فِی الۡجَنَّةِ۔ ''یعنی وہ جس نے اپنے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ جنّت میں میرا ساتھی ہوگا۔'' بدیں وجہ میں نے اِن احادیث کو کتابی صورت میں شائع کرادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے اور اس مجموعہ کو لوگوں کے لئے نافع بنائے۔ آمین۔

نوٹ: ۔اِس مجموعہ میں کوئی حدیث حضرت شاہ ولی اللہؒ کی اربعین میں سے نہیں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اَربعین از کلام حضور سیّد المرسلین ؐ

1- اَلدِّیۡنُ النَّصِیۡحَۃُ

(دِین کا خُلاصہ خیر خواہی ہے)

خیر خواہی خواہ مخلوق کی ہو، خواہ رسول کی، خواہ خُدا کی۔ یعنی جو سلسِلہ خُدا نے قائم کیا ہے اس کی ترقی میں کوشاں رہنا اور تبلیغ میں رسُول کی اِمداد کرنا اور مخلوق پر شفقت کرنا۔

2- اِجۡتَنِبُوا الۡغَضَبَ

(سخت غُصّہ سے بچو)

کہ وہ عموماً گالی گلوچ، فساد یا قتل تک کا باعث ہوتا ہے۔

3- اَدُّوۡا زَکٰوتَکُمۡ

(تم اپنی زکوٰۃ اَدا کِیا کرو)

کیونکہ زکوٰۃ غُرباء کی اِمداد ہے اور مال کو پاک کرتی ہے۔

4- اِحْفَظْ لِسَانَكَ

(تُو اپنی زبان کی حفاظت کر)

بُہتان، جُھوٹ اور غیبت سے، لڑائی اور فساد کی باتوں سے، فُحش اور گندہ کلامی سے۔

5- اَرْحَامُكُمْ اَرْحَامُكُمْ

(تمہارے رشتہ دار آخِر تُمہارے اولوالارحام ہی ہیں)

اِس لئے اُن کی دِلداری، سلوک اور اِمداد دُوسروں سے زیادہ چاہئے۔

6- اَرْشِدُوْا اَخَاكُمْ

(اپنے بھائی کو ہدایت کرو)

یعنی بذریعہ تعلیم وتربیت یا وعظ ونصیحت ان کی بھلائی میں لگے رہو تا کہ وہ نیک بن جائیں۔

7- اِشْفَعُوْا تُوْجَرُوْا

(سفارش کِیا کرو تُم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)

دُنیا میں بعض کام سفارش سے بھی چلتے ہیں۔ اگر کسی مستحق کی سفارش کرنے سے اُسے فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ہرگز دریغ نہیں کرنا چاہئے بشرطیکہ کسی پر ظُلم نہ ہو۔

8- اَسْلِمْ تَسْلَمْ

(اسلام لاتوتُو ہر خرابی، بُرائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا)

اِسی وجہ سے اسلام سلامتی کا مذہب کہلاتا ہے۔

9- اَطِعْ اَبَاكَ

(اپنے باپ کی اِطاعت کر)

باپ کی اِطاعت اَولاد کے لئے نہ صِرف سعادت مندی ہے بلکہ حقیقی خیرخواہ اور صاحبِ تجربہ ہونے کی وجہ سے بھی اس کی اِطاعت مُفید ہے۔

10- اِعْتَكِفْ وَصُمْ

(اِعتکاف میں بیٹھ اور ساتھ ہی روزہ بھی رکھ)

یعنی اعتکاف بغیر روزوں کے نہیں ہوسکتا۔ اور مُعتکِف کا روزہ دار ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اِعتکاف بے کار ہے

11- اَعۡلِنُوا النِّکَاحَ

(نکاح اعلان کے ساتھ کیا کرو)

یعنی تمام خُفیہ نِکاح ناجائز ہیں۔

12- اَکۡرِمِ الشَّعۡرَ

(بالوں کی عِزّت کر)

یعنی ان کو پاک وصاف رکھ اور کنگھی استِعمال کر۔ دوسرے یہ کہ جب لڑکے کی ڈاڑھی مُونچھ نِکل آئے تو اُس کے ساتھ بچّوں کی طرح کا سُلوک نہ کرے۔ تیسرے یہ کہ کوئی سفید بالوں والا آدمی ہو تو اُس کے بالوں کی وجہ سے اس کی تعظیم کر۔

13- اَلۡاَعۡمَالُ بِالۡخَوَاتِیۡمِ

(عملوں کا دَارومدار انجام پر ہے)

اگر انجام اچھا ہُو ا تو سمجھو کہ اعمال بھی مقبول ہو گئے۔ ورنہ بے کار ہیں۔

14- اُوۡصِیۡکُمۡ بِالۡجَارِ

(مَیں تم کو ہمسایہ سے نیک سلوک کی وصیّت کرتا ہُوں)

شہری تمدّن اور قیامِ امن کا یہ بھی ایک بڑا بھاری گُر ہے۔

15- اَکۡرِمُوۡا اَوۡلَادَکُمۡ

(اپنی اولاد کی عِزّت کرو)

تا کہ اُن میں خودداری کا احساس پَیدا ہو اور وہ بُری باتوں اور بُرے اعمال سے بچے رہیں۔ ہمیشہ تُو تکار کر کے بچّوں کو مخاطب کرنا بھی نامناسب ہے۔

16- اَلۡاَمَانَۃُ عِزٌّ

(امانت داری عِزّت ہے)

امین کی دُنیا میں اِتنی عِزّت ہے کہ ہر رسُول نے اپنی قوم کو اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ کہہ کر پہلے اپنی عزّت کو تسلیم کروالیا۔ پھر اُن کو

پیغامِ حق پہنچایا۔

17- اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ

(دائیں طرف والا دائیں طرف والا ہی ہے)

مجلس میں بعض حقوق دائیں طرف والوں کے مقدّم ہوتے ہیں۔ اُن کا خیال رکھیں۔ مثلاً تقسیمِ طعام، طلبِ مشورہ وغیرہ۔

18- بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

(بزرگوں کی تعظیم کرو)

کیونکہ اُن کا علم اور تجربہ نوجوانوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

19- تَعَلَّمُوا الْیَقِیْنَ

(یقین کو سیکھو)

تمام اَعمال کا اِنحصار یقین پر ہے۔ اور ایمان کا آخری مرحلہ بھی یقین ہی ہے۔ ورنہ بے یقین اِنسان اپنی عُمر یُونہی لفّاظی میں ضائع کر دیتا ہے اور اعمال و اِیمان کے اعلیٰ ثمرات سے محرُوم رہتا ہے۔

20- تَـهَادُّوْا تَـحَابُّوْا

(ایک دُوسرے کوتحفہ دیا کروتا کہ آپس میں تُمہاری محبّت بڑھے)

آپس میں محبّت بڑھانے کا سب سے زیادہ کارگر طریقہ یہی ہے۔

21- اَلتَّعْزِيَةُ مَرَّةٌ

(تعزیت ایک دفعہ ہی کافی ہے)

یعنی اگر کوئی مر جائے تو ایک دفعہ ہی وہاں جا کر تعزیت کرنی کافی ہے۔ یہ نہیں کہ برادری جمع ہورہی ہے اور چالیس دن تک ہر شخص کے لئے وہاں حاضر ہونا ضروری ہے۔ یہ سب رُسوم غیر اسلامی ہیں۔

22- اَلْـخَالَـةُ وَالِدَةٌ

(خالہ بھی ماں ہی ہے)

یعنی اس کی عِزّت اور خدمت بھی ماں کی طرح کرنی چاہئے۔ دُوسرے یہ کہ اگر کوئی عورت بچّے چھوڑ کر مر جائے تو اس عورت کی بہن سے شادی کرنا ایسا ہے گویا بچّوں کی اپنی ماں واپس آ گئی۔

23- اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

(دُعا ہی تو اصل عبادت ہے)

جن لوگوں نے عبادت کو دُعا سے الگ چیز قرار دیا ہے وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ چونکہ دُعا سے بندہ کا تعلّق خُدا سے قائم ہوتا ہے، اِس لئے مغزِ عبادت یا یُوں کہو کہ اصل عبادت دُعا ہی ہے۔

24- اَلدُّنیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

(دُنیا آخرت کی کھیتی ہے)

یعنی جو عمل دُنیا میں کاشت کرو گے اس کا پھل آخرت میں ضرور ملے گا۔ یہاں نیک عمل کرلو تو وہاں اُن کا ثمرہ تُم کو ملے گا۔

25- صُوْمُوْا تَصِحُّوْا

(روزے رکھا کرو تا کہ صِحّت حاصِل ہو)

یعنی ایک مقصد روزہ کا یہ بھی ہے کہ آدمی کی صِحّت دُرست ہوجائے۔ اور جِسم کے فضُول مادے جل کر جسم اعتدال کی حالت میں آجائے۔

یہ مطلب نہیں کہ کوئی بیمار ہوتو وہ بھی اِس طرح صِحّت حاصِل کرلیا کرے۔

26- اَلْعَیْنُ حَقٌّ

(نظر لگنا سچ ہے)

نظر لگنا چونکہ علمِ توجّہ ہی کی ایک شاخ ہے۔ اِس لئے اس کا اِنکار مناسب نہیں۔ مگر یہ مضمون طوالتِ بیان چاہتا ہے اِس لئے یہاں اس پر بحث نہیں ہوسکتی۔

27- اَلصَّبْرُ رِضًا

(صبر راضی بقضا ہونے کا نام ہے)

نہ یہ کہ جب کچھ نہ ہوسکا تو کہہ دیا ہم صبر کرتے ہیں۔ مگر دل میں خُدائی تقدیر سے ناراض ہیں۔

28- اَلْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ

(غلّہ کو روکنے والا کہ جب مہنگا ہوجائے تب بیچوں خُدا کی رحمت سے دُور ہے)

ایسا شخص ہر مذہب اور ہر قوم کی نظر میں واقعی ملعون ہے۔ اُس کی نیّت ہی

بَد ہے۔ یعنی یہ کہ لوگ بھُوکوں مرنے لگیں تو اُن سے خُوب روپیہ کماؤں۔

29- اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ

(ایک مُسلمان دُوسرے مُسلمان کا بھائی ہے)

اس لئے مُسلمانوں میں آپس میں برادرانہ سلوک اور مُروّت ہونی چاہئے۔ قرآن مجید نے بھی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فرمایا ہے۔

30- اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ

(طاعون سے مرنے والا شہید ہے)

یعنی اگر مُسلمان طاعون سے مرے تو اُس کی مَوت شہادت کی مَوت ہے۔ کیونکہ طاعون کی تکلیف سے اُس کے گُناہوں کا کفّارہ ہوجاتا ہے۔

31- لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

(وارث کے لئے وصیّت منع ہے)

یعنی جو خود شرعی وارث ہو جیسے بیٹا، باپ یا بیوی۔ اس کے لئے مزید وصیّت کرنی منع ہے۔ جِس کا حِصّہ شرع نے خود مقرّر کر دیا ہو اُس کے لئے ورثہ سے زیادہ کی وصیّت کرنی ناجائز ہے۔ ہاں جو وارث نہیں ہیں مثلاً بہن، بھائی، پوتا، اُن کے لئے تہائی مال میں سے وصیّت ہوسکتی ہے۔

32- لَا تَعُدُ فِيْ صَدَقَتِكَ

(اپنا صدقہ واپس نہ لے)

جو چیز ایک دفعہ صدقہ کے طور پر دے دی جائے اُسے واپس لینا بلکہ قیمت دے کر بھی واپس لینا منع ہے۔ ہاں اگر کسی اَور شخص نے صدقہ دیا ہو تو صَدقہ لینے والا اپنے اِس صدقہ کو بطورِ ہدیہ اپنے اَور دوستوں میں تقسیم کرسکتا ہے۔ سِوائے اُس کے جِس نے صَدقہ دیا ہو۔

33- اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ

(گُناہ پر پشیمان ہونا ہی اصل توبہ ہے)

گُناہ پر لفظی تَوبہ کُچھ چیز نہیں جب تک شرمندگی اور پشیمانی ساتھ نہ ہو۔

34- اِجْتَنِبُوْا کُلَّ مُسْکِرٍ

(ہرنشہ آور چیز سے بچو)

کیونکہ ہر نشہ کی عادت صِحّت کی تباہی، عادت کی غُلامی اور عقل کی کوتاہی پَیدا کرتی ہے۔

35- لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

(مَوت کی آرزُو نہ کرو)

کیونکہ مَوت کے بعد اعمال کا سلسِلہ بند ہوجاتا ہے اور ممکن ہے کہ اس کی آرزُو کرتے کرتے آخر خُودکشی کے خیالات ہی پیدا ہوجائیں۔ مَوت کی آرزُو کرنے کے یہ معنی بھی ہیں کہ ایسا شخص خُدا کی دُنیوی نعمتوں کا کافِر ہے اور سمجھتا ہے کہ خُدا کا مجھ پر یہاں کوئی اِحسان نہیں۔

36- اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ

(بات کرنے سے پہلے سلام کرلیا کرو)

یعنی جب کسی سے ملو یا کسی مجلس میں جاؤ تو پہلے سلام کرو۔ اس کے بعد

جو بات کرنی ہو کرو۔

37- تَرْكُ الدُّعَآءِ مَعْصِيَةٌ

(دُعا کو ترک کرنا گُناہ ہے)

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خُدا ہماری حالت کو خود جانتا ہے اِس لئے ہمیں اُس سے مانگنا یا دُعا کرنا نا مناسب ہے، وہ غور فرمائیں۔

38- زِنْ وَارْجِحْ

(تول اور جھُکتا تول)

یہ ہدایت خصُوصًا تاجروں کے لئے ہے کہ وہ بجائے خسارہ پہنچانے اور ڈنڈی مارنے کے واقعی بطورِ احسان قدرے جھُکتا تولا کریں۔

39- اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ

(عورتوں کے بارے میں خُدا سے ڈرتے رہو)

کیونکہ وہ کمزور، کم علم اور محکوم ہیں۔ پس ان کے حقوق کا خیال رکھو اور اُن کی عُمدہ تربیت کرو۔

40- طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ

(حلال رزق طلب کرنا بھی جہاد ہے)

خصوصًا اِس زمانہ میں تو حلال روزی حاصِل کرنا سخت مشکل ہے۔ چور بازار، دھوکا، فریب، ٹھگی، بدعہدی، حقوق غصب کر لینا، خیانت ایسی عام ہیں کہ حلال وحرام میں گویا تمیز ہی نہیں رہی۔ شِیر فروش کے مُنہ میں روزہ ہوتا ہے اور ہاتھ میں پانی کا لوٹا جو وہ دُودھ میں مِلا تا ہے۔ اِسی طرح سَو رُوپیہ ماہوار کا ملازم حلال جورُو سے بھاگتا ہے کہ جب میری تنخواہ پانچ سَو رُوپیہ ہوجائے گی تب مَیں نکاح کروں گا۔ اور اُس وقت تک وہ جتنے طریقے اپنی خواہشات پُوری کرنے کے استِعمال کرتا ہے شریعت نے اُن سب کو حَرام قرار دیا ہے۔

ناشر	:	نظارت نشر واشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب 143516 انڈیا
مطبع	:	فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان
سن اشاعت	:	مئی 2014ء تعداد : 1000

ISBN: 978-93-83882-26-7